

مدینہ الرسول میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے میزبان

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مصنف :- سید ریاض حسین شاہ

www.shahjee.net

ادارہ تعلیمات اسلامیہ

خیابان سید سیکٹر ۳ راولپنڈی

بنیادی عقیدہ

- اللہ ہمارا رب ہے، اور منزہ عن العیوب ہے۔
- محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور معصوم عن الخطا ہیں۔
- قرآن مجید خدا کی کتاب، ہمارا ضابطہ حیات اور بے عیب ہے۔

انسان خطاؤں اور لغزشوں کا پتلا ہے۔ اس حیثیت سے بہر حال یہ امکان رہتا ہے کہ وہ لکھتے ہوئے پھسل جائے۔۔۔۔۔ دورانِ مطالعہ اگر آپ اشارہ یا صراحتہ کسی بھی انداز میں ہمارے درج بالا بنیادی عقیدہ کو مجروح ہوتا ہوا پائیں تو اس کو ہماری ذاتی کمزوری متصور کرتے ہوئے قلم زد کر دیجئے ہم اپنی عزت، مقام اور جھوٹی انا کے مقابلہ میں ایمان کو بہر صورت ترجیح دیتے ہیں۔

نوٹ (منجانب :- سائٹ ایڈمن)

محترم قارئین۔ اگر آپ کو کسی کتاب / مضمون میں کوئی ٹائپنگ کی لفظی غلطی نظر آئے تو برائے کرم ہمیں فوراً ای میل ایڈریس پر (کتاب / مضمون کا نام بمع صفحہ نمبر) مطلع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اللہ عزوجل ہمیں ہر خطا سے محفوظ فرمائے اور جو غلطی ہوئی اُسے معاف فرمائے۔ آمین

E-mail :- kamranis1@hotmail.com

kamran@shahjee.net

Website :- www.shahjee.net

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خالد بن زید سے کہہ دو کہ وہ نماز پڑھائیں

یہ آواز حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھی۔ آپ نے یہ الفاظ اس وقت ارشاد فرمائے تھے جب عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کا باغیوں نے محاصرہ کر رکھا تھا اور مسجد نبوی میں نمازی امام کے انتظار میں کھڑے تھے۔۔۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جان نہ سکے کہ "خالد بن زید" کون ہیں۔ جب صفوں سے یہ نام پکارا گیا تو سب منتظرین حیران ہو کر اس وجہ اور خوبصورت چہرے کو دیکھنے لگ گئے۔ جنہیں وہ خالد بن زید کے نام سے زیادہ "ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کی کنیت سے جانتے تھے۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رفیق سفر و حضر

راہ علم میں آبلہ پائی کے درد سے لذت آشنا غلام رسول

اتباع رسول کی روشنیوں سے نور مند عظیم صحابی

پیری کی حواس شکن عمر میں شباب زلیحہ کی تصویر

حق گوئی کے خوف آفرین پل صراط پر شعلہ نظر برق سوار

اہل تاریخ نے سلسلہ نسب یوں بیان کیا ہے۔

خالد بن زید کلیب بن ثعلبہ بن عبدعوف خزرجی

آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی ہند بنت سعد خزرجی تھا۔ مولد مدینۃ الرسول اور سن ولادت ہجرت سے اکیس سال پہلے عام الفیل تھی۔ آپ کے خاندان بنو نجار کو عربوں میں نہایت مقبولیت اور وقار حاصل تھا۔ سعاد توں کی انتہا کہ یہی خانوادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نانہال ہونے کے فضل سے بہرہ مند تھا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس عظیم خاندان کے رئیس تھے۔

آپ کی زندگی کے انفق پر سعاد توں اور تابندہ پختگیوں کا سورج اس وقت طلوع ہوا جب آپ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کی دعوتی سرگرمیوں کے نتیجے میں اسلام کی چوکھٹ پر بوسہ زن ہوئے۔ اسلام کے نور نے ان کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کی تڑپ پیدا کر دی۔ زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شوق ان کو ہمہ دم بے تاب رکھتا۔ آپ ہمیشہ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے پوچھتے جان کائنات کے حضور حاضری کب ہو رہی ہے۔

اعلان نبوت کا تیر ہوا سال تھا کہ دل بے تاب سے اٹھنے والی آرزوؤں کو مٹردہ تکمیل سنایا گیا اور ایک قافلہ جاں مست اور کاروان دنیا سوز رحمت عالمیاں صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عاجزی دینے کے لئے روانہ ہوا۔ کچھ تر افراد کے اس عظیم کارواں میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے۔ شب عقبہ کی تنہائیوں میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باقی ساتھیوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست تقدیر بدل میں ہاتھ دے کر جو بیمان وفا باندھ رہے تھے وہ یہ تھا۔

خدائے بزرگ و برتر اور

رب ذوالجلال کی قسم

ہم اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ

آپ کی حفاظت کریں گے

ہم نامرد نہیں

ہم نے تلواروں کے سایوں میں پرورش پائی ہے۔

رسالتِ ماب صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کے لئے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو راستے ہی میں حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ہزاروں سال پہلے لکھا ہوا تبع الحمیری کا خط ایک قاصد کے ذریعے پہنچا جسے پڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مرحباً یا اخ الصالح

مرحبائے میرے صالح بھائی

سوال یہ ہے کہ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سالہا سال سے اپنے خاندان میں چلنے والی اس امانت کے پہنچانے کے لئے اسی وقت کا انتخاب کیوں فرمایا۔ سوائے اس توجہیہ کے اور کیا معقول وجہ ہو سکتی ہے کہ آمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشیوں میں مدینہ کے کوچہ و بازار بھی گویا جشن منارہے تھے۔ وادی پر نور کا ہر ذرہ مسرتوں کی لہروں میں ڈوبا ہوا تھا۔ ہر گھر اور ہر در انتظار کے شوق میں "والضحیٰ" کی روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔ لوگ بے پایاں شوق اور فراواں سینوں میں سجائے ہر صبح شہر سے باہر نکل آتے۔ درد انتظار میں سوز سے معمور اشعار پڑھے جاتے۔ بچیاں دف بجاتیں اور پردرد گیتوں سے فضا لرز اٹھتی۔ عشاق، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرتے اور آنسو بہاتے۔ وہ لوگ جو چلچلاتی دھوپ میں سارا سارا دن حرہ کی گرمی میں زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شوق لئے کاٹ دیتے ان میں حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہوتے اور اس امید سے کہ میری تاریخی امانت کا حامل خط میرے شوق فراواں کا مظہر بن کر شاید مجھے میزبانی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منتخب کروادے۔

ایک روز دن کی روشنیوں کو رات کے اندھیرے الوداع کہنے کے لئے تیاری کر رہے تھے کہ ایک یہودی نے یہ آواز لگائی۔

"بنو قیلہ تمہارے صاحب آپہنچے ہیں"

یہ آواز کیا بھری کہ قبا و مدینہ کی فضائیں جھوم اٹھیں۔

نعرے گونجے

گیت تھرائے

دف بجے

بچوں نے مہاجر حبش کی صداؤں سے جنون و جذب کا عجب سماں باندھ دیا۔ قبا کی وادی حسن افروز نغموں کی صداؤں سے لبریز ہو گئی۔

طلع البدر علینا
من ثنات الوداع
وجبت شکر علینا
مادعا للہ داع

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے چند دن قبا ہی میں قیام فرمایا اور پھر ضیائے حق اور نور رب یثرب کی طرف بڑھا اور اپنی نگاہ تزکیہ نواز سے اسے دھو کر رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی قصو پر سوار تھے۔ ہر شخص محو انتظار تھا کہ اسکی قیام گاہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اپنا آستان قرار دیں گے لیکن کوکبہ نبوی آگے ہی آگے بڑھتا جا رہا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے۔

خلوا سبیلہا فانہا ما موروۃ

اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو یہ اللہ کی طرف سے مامور ہے۔

قصو آگے بڑھتی گئی اور اس قطعہ ارض پر جا پہنچی جہاں لاکھوں فرشتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے۔ "مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم" کا جہاں بڑا دروازہ ہے بالکل اس جگہ پہنچ کر اونٹنی بیٹھ گئی لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے نہ اترے۔ اونٹنی پھر اٹھی اور تھوڑی دور جا کر واپس آگئی اور پہلے والی جگہ پر پاؤں جما کر بیٹھ گئی۔ اس جگہ کے برابر میں مٹی سے بنا ہوا چھوٹا سا ایک گھر تھا جس میں دیناوی ساز و سامان کی بہتات نہ تھی۔ گھر کا مالک نہایت انکساری کے ساتھ کہہ رہا تھا۔ "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مسکین ابوایوب انصاری کا گھر ہے اجازت ہو تو سامان اتار لوں۔" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تسکین قلوب اور تالیف ارواح کے لئے قرعہ ڈلوایا اور حسن اتفاق کہ قرعہ پھر حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام نکل پڑا۔ اس پر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہلاً و سہلاً کہتے ہوئے اپنے گھر لے گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تقریباً پانچ مہینے تک فروکش رہے۔ اس عرصہ میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز مندی کے جو مناظر سامنے آئے وہ انہی کا حصہ ہیں۔ ایک مرتبہ پانی کا گھڑا ٹوٹ گیا اور خطرہ ہوا کہ کہیں پانی نیچے بہہ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی افیت کا سبب نہ بن جائے۔ آپ نے اپنا لحاف اٹھا کر پانی پر ڈال دیا اور خود شب سرما جاگ کر کاٹ لی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا کہ میرا نیچے رہنا ابوایوب اور ام ایوب کے لئے سوہان روح بنا ہوا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اوپر تشریف لے گئے اور حضرت ابوایوب نے اپنے کنبہ کے ساتھ سکونت نیچے رکھ لی۔

صحبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے اندر اطاعت اور اتباع کا جذبہ اس قدر پختہ کر دیا تھا کہ جب رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا بچا ہوا کھانا آپ کو عنایت فرماتے تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے نشان تلاش کرتے اور پھر ان پر انگلیاں رکھ رکھ کر طعام تناول فرماتے۔

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا تناول نہ فرمایا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ میزبان تھے۔ آپ نے استفسار فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانا نہ کھانے کا سبب کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمانے لگے کہ کھانے میں لہسن تھا اور میں لہسن پسند نہیں کرتا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یا رسول اللہ جو آپ کو ناپسند ہے اسے میں ہمیشہ ناپسند رکھوں گا۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب زندگی اگر غور سے پڑھی جائے تو چند چیزیں نہایت نمایاں دکھائی دیں گی۔

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

راہ دین میں جہاد

اصول دین پر استقامت

طلب علم میں شوق فراوان

حق گوئی میں شمشیر آب دار بنے رہنا

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازہ اس بات سے لگایا جائے کہ وصال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ قبر انور پر ایک روز اس طرح مستان و پچاں بیٹھے تھے کہ بار بار آپ کا سر ناز ضریح مبارک سے جا لگتا تھا اتفاق سے مروان کا وہاں سے گذر ہوا اور اس نے حضرت کے اس فعل پر اعتراض داغ دیا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے تمہیں یہ مٹی دکھائی دیتی ہے میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا ہوں۔

غلبہ حق کے لئے جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے لئے پکارا۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انکے ساتھ رہے۔ بدر، احد، خندق اور دیگر کون سی جگہ ہے جہاں اس مجاہد نے مال و جان کی قربانی نہ دی ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء کے درمیں جتنی بھی لڑائیاں ہوئیں۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیگر مجاہدین کے ہمراہ رہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں امیر مدینہ ہونے کا شرف بھی حاصل رہا۔ اس دوران آپ کی ذات سے اہل مدینہ نہایت خوش تھے۔ حضرت حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ کو نہایت پیار تھا۔ اسی حوالہ سے آپ حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمیشہ پر جوش رفیق رہے۔ ایک موقع پر فرمانے لگے مجھے کیا ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی کا ساتھ نہ دوں۔ لوگو! تمہیں یاد نہیں کہ جب مدینہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک مہاجر اور ایک ایک انصاری کو بھائی بھائی بنا رہے تھے۔ مجھے مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھائی بنایا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے کہا کہ علی دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت آپ کی چشم نم سے ہمیشہ عکس ریز رہتی۔ محبوب خدا کی یاد نے آپ کو حفظ حدیث اور طلب دین کا متوالا بنادیا تھا۔ حضرت عقبہ بن عامر جب نبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس زمانہ میں مصر کے گورنر تھے حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلا کہ ایک حدیث آپ کے پاس محفوظ ہے۔ آپ نے پیرانہ سالی میں مصر کا سفر فرمایا۔ وہاں پہنچ کر آپ نے حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث سیکھی اور واپس مدینہ شریف کی طرف کوچ فرمایا۔ حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ دن آپ کو روکنا چاہا لیکن آپ نے یہ کہہ کر اجازت لے لی کہ تمہاری مہمان نوازی سے مجھے مدینۃ الرسول صلی اللہ علی نبینا الکریم کا سفر زیادہ محبوب ہے۔

وجہ نشاط قلب و نظر ہے دیار پاک
تاہاں ہے مثل کاہشاں رہگذر کی خاک
انوار مصطفیٰ سے مدینہ ہے تابناک
بیٹھی ہے جس کے حسن کی سارے جہاں میں دھاک

حق گوئی اور صدق پسندی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس زمانہ میں مصر کے گورنر تھے ایک مرتبہ مغرب کی نماز میں ان سے تاخیر ہو گئی۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے۔
"عقبہ یہ کیسی نماز ہے؟"

حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک کام کی وجہ سے تاخیر ہو گئی ہے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

"تم صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو تمہارے ہر فعل سے گمان ہوگا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی

ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز تعجیل سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔"

حضرت عبدالرحمنؓ نے کسی جنگ میں چند قیدیوں کے ہاتھ پاؤں بند ہوئے اور انہیں قتل کروادیا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلا تو آپ نے سخت گرفت فرمائی اور کہا کہ میں تو مرغی کو بھی اس طرح قتل کرنا پسند نہیں کرتا چہ جائیکہ انسانوں کو یوں قتل کیا جائے۔

رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے وحشیانہ قتل سے منع فرمایا ہے۔

ایک مرتبہ شام اور مصر میں دیکھا کہ پاخانہ قبلہ رخ بنے ہوئے ہیں تو آپ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث سنائیں جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپ کو نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ جب کسی مسئلہ میں اشکال ہو جاتا حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کو قطعی تصور کیا جاتا۔

ایک مرتبہ آپ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بصرہ تشریف لائے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا گھرانہ لئے خالی کر دیا اور کہا ابوایوب تم وہ ہو جس نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنا گھر خالی کر دیا تھا۔

طبیعت میں حیا کا غلبہ حد درجہ زیادہ تھا۔ اگر کہیں غسل کرنا ہو تا تو چار طرف کپڑا اتان لیتے اور کمال ستر کا اہتمام فرماتے۔

قرآن مجید کی تلاوت سے شغف کی حد تک محبت تھی۔ ساری ساری رات عبادت میں کٹ جاتی۔ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے رہتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے رہتے۔

آپ بڑے جذب و شوق سے لوگوں کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سناتے۔

جب نماز پڑھتے تو یوں کہ معلوم ہو کہ یہ تمہاری زندگی کی آخری نماز ہے۔

ایسی بات مت کرو جس پر تمہیں بعد میں معذرت خواہ ہونا پڑے۔

جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہو اس سے مایوس رہنے کا الزام نہ کرو۔

۵۷ ھ میں مسلمان جب روم پر حملہ آور ہو رہے تھے تو حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیرانہ سالی کے باوجود سینے میں شوق جہاد لئے اس کاروان عشق میں شامل تھے۔ اس موقع پر آپ نے تاریخی جملہ ادا فرمایا تھا کہ "ہلاکت جہاد میں نہیں ترک جہاد میں ہے۔" سوئے اتفاق کہ اس سفر جہاد میں ایک ہماری پھیل گئی اور سینکڑوں لوگ و باکاشکار ہو گئے۔

حضرت خالد بن زید

میزبان رسول

غلام نبی

امین علم

رشک صداقت

داعی حب و عشق بھی اسی وبا کا شکار ہو گئے۔ جب بیماری بڑھ گئی تو آپ نے فرمایا۔

اذهبوا بحسبانی-----

بعيدا

بعيدا----- في ارض الروم

سن لو !

تم میرے انتقال کے بعد۔۔۔۔۔

میراجنازه اٹھا کر۔۔۔۔۔

دور بہت دور تک۔۔۔۔۔

جہاں تک ہو سکے۔۔۔۔۔

میری میت جا کر دفن دینا۔۔۔۔۔

اس لئے انہیں یقین تھا کہ دعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کا قیامت تک حصار ہوگی۔

ایک موقع پر آپ جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں پہرہ دے رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو دیکھ کر اتنا خوش ہوئے کہ آپ نے دعا فرمائی۔

"اے ابوایوب! اللہ تمہیں

اپنی امان میں رکھے کہ تم

نے اس کے نبی کی نگہبانی کی۔"

آج بھی استنبول میں ان کے مزار کے گردا گرد دعائے رسول کے اس حصار کو دیکھا جاسکتا ہے۔

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کے روضہ سے پھوٹنے والی روشنی یورپ کی

طرف بڑھ رہی ہے۔

اللہ اکبر!

میزبان رسول فیض رسول کا قاسم بن کر۔۔۔۔۔

نئے سے نئے جہاں دلیز نور پر کھینچ رہا ہے۔۔۔۔۔ !!

سلام ہو اس کی ذات پر۔۔۔۔۔ !!

سلام ہو اس کے افکار پر۔۔۔۔۔ !!

سلام ہو اس کے زندہ جذبوں پر۔۔۔۔۔ !!

سلام ہو اس کے اشواق واذواق پر۔۔۔۔۔ !!

اور سلام ہو اس کی راہ پر چلنے والوں پر۔۔۔۔۔ !!

اللہ اکبر!

کتنا عظیم انسان تھا۔۔۔۔۔ !!

مولا ہمیں بھی ان کی راہ دے دے۔۔۔۔۔ !!!

